پیش آیا اس ملاقات میں بھی اپنی پرانی دوستی اور تعلقات کا بار بار حوالہ دیتے رہے۔ بہرحال امریکہ کی موجودگی میں جناب ربانی صاحب کی کوششیں تمام فریقوں کو کہاں قبول ہوسکتی تھیں؟ بہرحال آخر میں ربانی صاحب کو بھی احساس ہوگیا تھا کہ امریکہ کو طالبان کی مخالفت میں کابل میں براجمان کرانا ٹھیک فیصلہ نہ تھا اسلئے وہ جرگے کے ذریعے طالبان سے مذاکرات ہر صورت کرنا چاہتے تھے لیکن وہ خود سب سے بڑے فریق تھے' ان کا اپنا دامن بھی عمر بھر خون ناحق کے چھینٹوں سے داغدار تھا۔ اسی لئے خود بھی آگ وخون کے کھیل کی نذر ہوگئے۔ اور تاریخ کے اس قبرستان میں دفن ہوگئے جہاں ایسے کرداروں کی قبروں پر نسیان وفنا کی منوں مٹی پڑی رہتی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغنی حقانیؒ کا سانحہ ارتحال

قرب قیامت کی ایک بڑی علامت علماء نے یہ بھی بتلائی ہے کہ زمین نیک اور صالح بندگانِ خدا سے خالی کرا دی جائے گی۔ اس کا مشاہدہ ان دنوں اہل پاکستان آئے روز کرتے رہتے ہیں۔ کوئی ہفتہ' کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرتا جس میں علم وعرفان کا کوئی نہ کوئی ستارہ نہ غروب ہوتا ہو۔ دینی وعلمی دنیا کو تو صفِ ماتم اٹھانے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ ایک کے بعد دوسرا حادثہ۔ دستِ اجل غموں کے جام کے جام مسلمانانِ پاکستان کو پلا رہا ہے۔ شوریدگی اور پیہم حوادث کے باعث دینی حلقوں اور علماء' طلباء کے قلب اور سَر پیٹتے چلے جارہے ہیں۔

شوریدگی کے ہاتھ سے سر ہے وبالِ دوش صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

اسی سلسلے کا ایک تازہ حادثہ پاکستان اور بلوچستان کے نامور بزرگ عالم دین' نامور سیاسی لیڈر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغنی نور اللہ مرقدہ کا رایکسیڈنٹ کا واقعہ ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مرحوم درس بخاری کے الوداعی درس کے سلسلے میں مدرسے جارہے تھے کہ ایک تیز رفتار اور بے قابو گاڑی انکی گاڑی سے ٹکرا گئی اور موقع پر ہی تین چار افراد حضرت مولاناؒ کے ہمراہ حادثے کا شکار ہوگئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولاناؒ اسی دن ظہر کو حج پر تشریف لے جارہے تھے۔ بہرحال خدا حضرتؒ کو بہشت بریں پہنچانا چاہتے تھے وہ اپنے بندوں کے حق میں بہتر فیصلے کرتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالغنیؒ ایک جامع الصفات اور باصلاحیت بزرگ عالم دین تھے' زندگی بھر درس وتدریس اور قال اللہ قال الرسول کی خدمت میں صَرف کیے۔ اس کیساتھ ساتھ خلق خدا کی خدمت بھی اپنے اکابرین کی طرح کرتے رہے۔ بلوچستان سے قومی اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوئے۔ اور اپنے عوام اور علاقہ کی بھرپور خدمت بھی کی۔ لیکن بعد میں آپ اس بات کے قائل ہوگئے تھے کہ سیاست ان کا اصل میدان نہیں بلکہ اسلام کی خدمت اور تدریس زیادہ افضل اور باعث خیر کام ہے۔ حضرتؒ دارالعلوم حقانیہ کے ابتدائی فضلاء میں سے تھے۔ اور حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کے اولین معتمد اور خصوصی تلامذہ میں سے تھے۔ دارالعلوم حقانیہ میں ان کے رفع درجات کیلئے ایصال ثواب کیا گیا۔